دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31851

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بستی فاروقیہ میں تقریباً سو گھر ہیں، جسکی آبادی تقریباً پندرہ سو ہے، اس بستی میں ایک پٹرول پمپ ہے، آٹھ دوکانیں مارکیٹ کی صورت میں، اور متفرق پانچ دوکانیں ہیں، ایک رائس فیکٹری ہے اور ایک اینٹوں کا بھٹا ہے۔

اس سے متصل مغرب کی جانب بستی قمیص الدین ہے، جس میں تقریباً نوے گھر ہیں جسکی آبادی تقریباً بارہ سو ہے،

قمیص الدین سے مغرب کی جانب دو ایکڑ کے فاصلہ پر بستی ملازم آباد ہے، جس میں ستر گھر ہیں، ملازم آباد آٹھ کسی چوک سے بالکل متصل ہے۔ اسکا حصہ ہی معلوم ہوتا ہے، اگرچہ نام الگ ہے، آٹھ کسی چوک میں بہت بڑا بازار ہے، جس میں ضرورت کی ہر ہر چیز مہیا ہے۔

بستی فاروقیہ سے مشرق کی جانب راجپوت کالونی چوک کی طرف جاتے ہوئے بستی سے متصل تقریباً ایک بیگھ کے فاصلہ پر راستہ میں تین کھانے کے ہوٹل قریب قریب ہیں، اس کے بعد راجپوت کالونی چوک شروع ہو جاتا ہے، راجپوت کالونی چوک میں قبرستان ہے جو بستی فاروقیہ کا ہے،

راجپوت کالونی چوک میں تقریباً تیس دوکانیں مارکیٹ کی شکل میں ہیں، سبزی، کریانہ، میڈیکل سٹور، موبائل شاپ، خراد، ڈاکٹر، گوشت، کپڑے، کھاد، درزی، وغیرہ کی ضروریات مہیا ہیں، وہاں ایک مدرسہ بھی ہے، نیز راجپوت کالونی چوک کی بستی میں تقریباً ساٹھ گھر ہیں اور اسکی آبادی تقریباً آٹھ سو ہے۔

بستی فاروقیہ سے شمال کی جانب تقریباً دو ایکڑ کے فاصلہ پر بستی صارم ہے، جس میں گھر تقریباً پینتیس ہیں اور اسکی آبادی تقریباً چار سو ہے، جس میں سکول بھی ہے اور بستی فاروقیہ بچے اسی سکول میں جاتے ہیں، سوال میں درج صورتِ حال کا بندہ مفتی محمد اویس ارشاد نے طالب علم مظہر عباس کے ہمراہ مشاہدہ کیا، اس کے معائنہ کے بعد سوال میں صورت حال درج کی گئی ہے۔ اس صورت حال کے مطابق بستی فاروقیہ میں جمعہ کی نماز جائز ہے کہ نہیں ------؟

المستفتی

قاری فدا حسین، بستی فاروقیہ

۰۳۰۲،۷۳۷۳۱۹۹

Scanned with CamScanner

الجواب حامداً و مصلیاً

مذکورہ بستیوں کے معائنہ کے مطابق بستی فاروقیہ اور بستی قیص الدین دیگر آبادیوں سے متصل معلوم ہوتی ہیں، نیز بستی قیص الدین اور بستی ملازم آباد کے درمیان دوایکڑ کا فاصلہ بظاہر زیادہ محسوس نہیں ہوتا، اس لیے بستی فاروقیہ اور ملحق بستی قیص الدین میں جمعہ کی جواز کی شرائط مکمل ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے۔

کوثر المعاني الدراري في كشف خبايا صحيح البخاري (10/ 55)

وتجوز عند الحنفية في فناء المصر وهو ما أعد لقضاء حوائج المصر من ركض الخيل والخروج للرمي وغيرهما، وفي "الخانية" لابد أن يكون متصلًا بالمصر حتى لو كان بينه وبين المصر فرجة من المزارع والمراعي لا يكون فناء له ومقدار التباعد أربعمائة ذراع،

مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 193)

ويشترط لصحتها ستة أشياء، المصر أو فناؤه، والسلطان أو نائبه،

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 217)

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ – رَحِمَهُ اللَّهُ – الْمِصْرُ كُلُّ بَلْدَةٍ فِيهَا سِكَكٌ وَأَسْوَاقٌ وَلَهَا رَسَاتِيقُ وَوَالٍ يُنْصِفُ الْمَظْلُومَ مِنْ ظَالِمِهِ وَعَالِمٌ يُرْجَعُ إلَيْهِ فِي الْحَوَادِثِ، وَهُوَ الْأَصَحُّ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 137)

في التحفة عن أبي حنيفة أنه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق ولها رساتيق وفيها وال يقدر على إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته وعلمه أو علم غيره يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث وهذا هو الأصح

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 138)

وعبارة القهستاني تقع فرضا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها أسواق

المبسوط للسرخسي (2/ 23)

(ولنا) قوله – عليه الصلاة والسلام – «لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع» وقال علي – رضي الله تعالى عنه – لا جمعة ولا تشريق ولا فطر ولا أضحى إلا في مصر جامع

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۵،۶،۱۴۴۲ھ بمطابق، ۱۹، جنوری، ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

[illegible]

[illegible]

۷/۶/۱۴۴۲ھ